السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا لوہے کی انگوٹھی پہننا جائز ہے؟ بعض لوگ صحیح بخاری وغیرہ کی اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں جس میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنے ایک صحابی کے نکاح کا ارادہ کیا تو فرمایا۔ التمس ولو خاتما من حدید حق مہر کے لیے تلاش کرو۔ اگرچہ ایک لوہے کی انگوٹھی ہی مل جائے۔ تو کیا یہ حدیث لوہے کی انگوٹھی پہننے کی دلیل بن سکتی ہے؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

خالص لوہے کی انگوٹھی پہننا شرعاً درست نہیں ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا: عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ:

رجلا أتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفی یدہ خاتم من ذہب، فاعرض النبی صلی اللہ علیہ وسلم عنہ، فلما رأی الرجل کراہیتہ، ذہب فألقی الخاتم، وأخذ خاتما من حدید فلبسہ، وأتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: "ہذا شر، ہذا حلیة أہل النار". فرجع، فطرحہ، ولبس خاتما من ورق، فسکت عنہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

(الادب المفرد للبخاری، باب ترک السلام علی المتخلق واصحاب المعاصی 1021۔ مسند احمد 179،2/163)

"ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اس کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ موڑ لیا۔ جب اس آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ناپسندیدگی دیکھی تو سونے کی انگوٹھی اتار دی اور لوہے کی انگوٹھی لے کر پہن لی اور (دوبارہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ بدترین ہے۔ جہنم والوں کا زیور ہے۔ وہ پلٹ گیا اور اسے اتار کر پھینک دیا اور چاندی کی انگوٹھی پہن لی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہوگئے۔"

علامہ البانی حفظہ اللہ فرماتے ہیں یہ سند جید ہے۔ اس جیسی سند سے امام بخاری نے بخاری شریف کے علاوہ دیگر کتب میں اور امام احمد رحمة اللہ علیہ، امام اسحاق بن راہویہ رحمة اللہ علیہ اور امام ترمذی رحمة اللہ علیہ وغیرہ نے احتجاج کیا۔ غایة المرام فی تخریج الاحادیث الحلال والحرام ص: 68 اور اسی طرح آداب الزفاف ص: 217 میں اس کے شواہد بھی ذکر کئے گئے ہیں۔

بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ:

ن عبداللہ بن بریدة، عن أبیہ أن رجلا جاء إلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ خاتم من شبہ فقال: «مالی أجد منک ریح الأصنام؟». فطرحہ ثم جاء وعلیہ خاتم من حدید فقال: «مالی أری علیک حلیة أہل النار؟». فطرحہ ثم قال: یا رسول اللہ من أی شیء اتخذہ؟ قال: «اتخذہ من ورق، ولا تتمہ مثقالا"

(سنن ابوداود (4223) کتاب الخاتم باب ماجاء فی خاتم الحدید سنن نسائی 5210، کتاب الزینة باب مقدار ما یجعل فی الخاتم من فضة جامع ترمذی (1785) کتاب اللباس باب ماجاء گی الخاتم الحدید)

"ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس نے پیتل کی انگوٹھی پہنی ہوئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا مجھے کیا ہے کہ میں تجھ میں بتوں کی بو محسوس کر رہا ہوں؟ اس نے اس انگوٹھی کو اتار کر پھینک دیا۔ پھر آیا تو اس نے لوہے کی انگوٹھی پہنی ہوئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا ہے مجھے کہ میں تجھ میں آگ والوں کا زیور دیکھ رہا ہوں؟ اس نے اسے پھینک دیا۔ پھر کہا: اے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں کس چیز کی انگوٹھی بناؤں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک مثقال سے کم چاندی کی بنالے۔ (ایک مثقال ساڑھے چار ماشے کا ہوتا ہے)"

یہی حدیث امام بیہقی رحمة اللہ علیہ کتاب الآداب (811) اور شعب الایمان (6350) میں لائے ہیں اور ابن حبان نے اسے صحیح کہا ہے۔ (1467) الکنی للدولابی 2/16 میں بھی ہے۔ اس کی سند میں ابو طیبہ راوی ہیں جن پر اگرچہ بعض محدثین نے کلام کیا ہے لیکن یہ حسن درجے کا راوی ہے۔ امام ذہبی رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں "صالح الحدیث" (میزان 2/504 حافظ ابن حجر رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں (صدوق یہم" (تقریب التہذیب ص: 189) اس کی حدیث حسن درجہ سے کم نہیں۔ (ملاحظہ ہو نیل المقصود (4223)

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ لوہے کی انگوٹھی پہننا حرام ہے البتہ اگر لوہے کی انگوٹھی کے ساتھ چاندی کی ملاوٹ کر کے ملمع سازی کی گئی ہو تو اس کی رخصت ہے۔ جیسا کہ معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَدِيدٍ مَلْوِيٌّ عَلَيْهِ فِضَّةٌ»، قَالَ: فَرُبَّمَا كَانَ فِي يَدِهِ، قَالَ: «وَكَانَ الْمُعَيْقِيبُ عَلَى خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"

(ابوداؤد کتاب الخاتم باب ماجاء فی خاتم الحدید (4224) سنن النسائی کتاب الزینہ باب لیس خاتم ملوی علیہ فضہ (5220) شعب الایمان بیہقی (6252)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی لوہے سے بنی ہوئی تھی اور اس پر چاندی کی ملمع سازی کی گئی تھی۔ وہ بسا اوقات میرے ہاتھ میں ہوتی معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کے نگران تھے

ان دونوں احادیث کو جمع کرنے سے معلوم ہوا کہ محض لوہے کی انگوٹھی پہننا حرام ہے۔ البتہ اگر اس پر چاندی لگی ہوئی ہو تو پھر جائز و مشروع ہے۔

صحیح بخاری وغیرہ کی روایت جس میں التمس ولو خاتما من حدید کے الفاظ ہیں۔ یعنی تو تلاش کر اگرچہ لوہے کی انگوٹھی مل جائے۔ اس کے بارے میں حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"*استدل بہ علی جواز لبس خاتم الحدید ولا حجۃ فیہ لأنہ لا یلزم من جواز الاتخاذ جواز اللبس فیحتمل أنہ أراد وجودہ لتنتفع المرأۃ بقیمتہِ*" (فتح الباری 10/323)

"اس حدیث سے لوہے کی انگوٹھی پہننے پر استدلال کیا گیا ہے۔ حالانکہ اس میں اس کے جواز پر کوئی دلیل نہیں۔ اس لیے کہ انگوٹھی لانا، انگوٹھی پہننے کو لازم نہیں۔ اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی کے وجود کا ارادہ کیا ہو تاکہ عورت اس کی قیمت سے نفع حاصل کرے۔"

لہٰذا یہ حدیث محض لوہے کی انگوٹھی پہننے پر نص قطعی نہیں ہے۔ اگر اس سے مراد لوہے کی وہ انگوٹھی لی جائے جو کہ چاندی سے ملمع ہو تو پھر کوئی حرج نہیں۔ وگرنہ خالص لوہے کی انگوٹھی حرام جیسا کہ اوپر احادیث ذکر کر دی گئی ہیں۔

بعض آئمہ نے یہ بھی کہا ہے کہ مذکورہ حدیث میں اگر اباحت ہے تو دیگر احادیث میں تحریم ہے اور جب مباح و تحریم کا معارضہ ہو تو حکم تحریم کا لگایا جاتا ہے (ملاحظہ ہو آداب الزفاف ص: 219) امام اسحاق بن منصور المروزی رحمۃ اللہ علیہ نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ:

"*الخاتم من ذہب أو حدید یکرہ؟ قال: ای واللہ*"

(مسائل المروزی (224) بحوالہ آداب الزفاف ص: 219)

"کیا سونے یا لوہے کی انگوٹھی مکروہ ہے؟ تو انھوں نے کہا ہاں! اللہ کی قسم۔"

اور یہ بات اصول کی کتب میں موجود ہے۔ جب مطلق مکروہ کا لفظ بولا جائے تو مکروہ تحریمی مراد ہوتا ہے۔ یہی بات عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ امام اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ سے مروی ہے (ملاحظہ ہو غایۃ المرام ص: 69)

*ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب*

## آپ کے مسائل اور ان کا حل

### جلد 2۔ کتاب الادب۔ صفحہ نمبر 524

### محدث فتویٰ